2118

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

# الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۳ | مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ر ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲




## مدینۃ المسیح

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ابن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے بائیں ہاتھ پر گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ۔ ڈاکٹر صاحبان نے جوڑ ٹھیک کر کے پٹی باندھ دی ہے

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں ؛

جناب قاضی اکمل صاحب چند دن کے لئے گولیکی ضلع گجرات تشریف لے گئے ہیں ؛

مولوی فیض الدین صاحب سیالکوٹی بیمار ہو کر سیالکوٹ سے آئے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود کے پرانے اور مخلص اصحاب میں سے ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں ؛

مسٹر محمد حسن سیلون سے اپنی بقیہ تعلیم پورا کرنے کے لئے واپس آ گئے ہیں ؛

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تار ، سرزمین ہند پر ورود کی خوشکن خبر

## لنڈن میں آخری ایام میں کامیابی

## پیرس کا قیام اور پیرس کی نو تعمیر مسجد میں پہلی نماز

لنڈن سے ۵ تاریخ مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا ۔ جو ۸ کو بٹالہ اور اسی دن قادیان پہنچا

"حضرت صاحب نے مجھے وینس میں مندرجہ ذیل تار بھیجنے کا ارشاد فرمایا تھا ؛

میری صحت اچھی نہیں ۔ لیکن اچھی ہو رہی ہے ۔ اگر کوئی معتبر آدمی آ رہا ہو ۔ تو اس کے ہمراہ ناصر احمد و مبارک احمد کو بمبئی روانہ کیا جائے ؛

انشاء اللہ بمبئی سے ہم بڑودہ ( بی ۔ بی ۔ سی ۔ آئی ) لائن پر ۱۸ر نومبر کو روانہ ہونگے ( دوسرا تار جو آگے درج ہے ۔ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ حضور ۱۹ر کو بمبئی سے روانہ ہونگے ایڈیٹر ) رات دہلی ٹھہرینگے ۔ اور نمبر ۷ اگاڑی پر وہاں سے روانہ ہونگے ۔ میں رستہ میں کسی جگہ ٹھہرنا نہیں چاہتا ۔ اگر

مسٹر گاندھی بمبئی یا اس کے گرد و نواح میں ہوں۔ تو میں انکے ساتھ ہندوستان کے امن کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔ چوہدری فتح محمد سیال بیماری کی وجہ سے واپس آرہے ہیں۔ مولوی محمد دین صاحب ابھی پہلے لنڈن میں ٹھہر گئے۔ شیخ نواب دین صاحب اور (مولوی مصباح الدین صاحب) واپس آرہے ہیں۔ سب کے گھروں میں اطلاع کردیں۔ شیخ غلام فرید (صاحب) کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے انگلینڈ واپس کیا جائے۔ جلسہ دسمبر میں ہی ہونا چاہیئے مجھے اپنی صحت کے لئے بہت لمبے آرام کی ضرورت ہے۔ مگر جب تک جلسہ ختم نہ ہو جائے۔ مجھے وہ آرام حاصل نہیں ہو سکتا لنڈن کے قیام کے آخری ایام بہت کامیابی کے دن تھے۔ ملاقاتیں اور گفتگوئیں بہت کثرت سے ہوئیں۔ مختلف ممالک کے نمائندوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ احمدی مبلغ ان کے ممالک میں جائیں۔ اور ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا۔ ایک اسلامی ملک کی نسبت بیان کیا گیا۔ کہ وہ احمدیہ مشن کو بہت خوش آمدید کہے گا۔ اور اسے اس کی سخت ضرورت ہے۔ پیرس کا قیام بہت مختصر تھا۔ مگر کامیاب۔ مشہور روزانہ اخبارات کے نمائندے ملاقات کے لئے آئے۔ پیرس کی مسجد کی کمیٹی کے سرکاری انتظام کے ماتحت مسجد دیکھی گئی۔ سکرٹری اور انجنیئر نے تمام عمارت دکھائی۔ اس مسجد میں پہلی نماز ہم نے پڑھی۔ پریس کے نمائندوں اور سینما کی کمپنیوں نے فوٹو لئے۔ جو روزانہ اخبارات میں شائع ہوئے۔

افسوس ہے۔ کہ آخری ڈاک کی چٹھیوں کا جواب نہیں دیا جاسکا۔ لیکن میں تمام جماعت کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالے اپنی رحمت نازل فرمائیگا۔ خدا تعالے ہم سب پر اپنی رحمتیں اور برکات نازل کرے۔"

## پورٹ سعید سے حضرت خلیفۃ المسیح کا تار

بنام

## حضرت مولوی شیر علی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے کی طرف سے پورٹ سعید سے ۷ر نومبر کا چلا ہوا حسب ذیل تار آج [illegible] بٹالہ اور اسی دن قادیان پہنچا۔

"جہاز ۱۸ کو (بمبئی) پہنچے گا۔ اور ۱۹ر کو وہاں سے روانہ ہونگے۔ آپ مفتی صاحب کو بھیج سکتے ہیں۔ محمود احمد"

حضرت خلیفۃ المسیح سے درخواست کی گئی تھی کہ جماعت کی طرف سے خیر مقدم کرنے اور ایڈریس پیش کرنے کیلئے جناب مفتی صاحب کو بمبئی بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ حضور نے تار میں اسکی منظوری دیدی ہے۔ (الفضل)

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پروگرام

## بمبئی سے امرتسر تک

جیسا کہ تاروں سے ظاہر ہے۔ حضور انشاء اللہ ۱۸ر نومبر کو بمبئی پہنچینگے۔ اور وہاں سے ۱۹ر کی شام کو ۸ بجکر ۳۰ منٹ پر براستہ بی۔ بی اینڈ سی آئی ریلوے روانہ ہونگے حضور کی گاڑی ۵ بجکر ۵ منٹ پر متھرا پہنچیگی۔ جہاں آگرہ اور گرد و نواح کے احباب ملاقات سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں۔ یہ گاڑی ۲۰ کی شام کو ۸ بجکر ۳۰ منٹ پر دہلی پہنچیگی۔ اور دہلی سے حضور ۲۱ر کی صبح کو نمبر ۱ گاڑی پر سوار ہونگے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

| اسٹیشن | وقت |
|---|---|
| دہلی۔ | ۴ — ۵۵ |
| غازی آباد۔ | ۵ — ۳۰ |
| میرٹھ شہر۔ | ۷ — ۱۳ |
| میرٹھ چھاؤنی۔ | ۷ — ۳۰ |
| مظفر نگر۔ | ۸ — ۵۴ |
| دیوبند۔ | ۹ — ۲۳ |
| سہارنپور۔ | ۱۰ — ۱۱ |
| سرساوہ۔ | ۱۰ — ۳۲ |
| جگادھری۔ | ۱۱ — ۲۰ |
| انبالہ چھاؤنی۔ | ۱۲ — ۳۰ |
| انبالہ شہر | ۱۳ — ۱۳ |
| راجپورہ۔ | ۱۳ — ۳۹ |
| سرہند۔ | ۱۴ — ۲۲ |
| کھنہ۔ | ۱۴ — ۵۵ |
| چاوا۔ | ۱۵ — ۱۰ |
| دوراہہ | ۱۵ — ۲۵ |
| ساہنیوال۔ | ۱۵ — ۳۸ |
| لدھیانہ۔ | ۱۵ — ۵۷ |
| پھلور۔ | ۱۶ — ۳۵ |
| پھگواڑہ۔ | ۱۷ — ۱۷ |
| جالندھر چھاؤنی۔ | ۱۷ — ۴۰ |
| جالندھر شہر۔ | ۱۸ — ۳ |
| کرتارپور۔ | ۱۸ — ۱۵ |
| ڈھلواں۔ | ۱۸ — ۴۹ |
| بیاس۔ | ۱۹ — ۲ |
| بوٹاری۔ | ۱۹ — ۹ |
| بنڈیالہ۔ | ۱۹ — ۳۷ |
| امرتسر۔ | ۲۰ — ۰ |

# بہائیوں کے متعلق اعلان

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ مرزا حسین علی المعروف بہ بہاء اللہ کے متبعین کی طرف سے حضرت امیر جماعت احمدیہ ہند قادیان کی خدمت میں ایک مناظرہ کا چیلنج بذریعہ ایک پرائیویٹ چٹھی نیز بذریعہ بہائی اخبار کوکب ہند کے پہنچا تھا۔ جس کی منظوری کا اعلان اخبار الفضل یکم نومبر ۱۹۲۴ء میں ہو چکا ہے۔ اس وقت تک اس منظوری چیلنج کا کوئی جواب بہائیوں کی طرف سے ہمیں موصول نہیں ہوا۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک اس مناظرہ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جس کی دعوت بہائیوں نے جماعت احمدیہ کو دی ہے۔ اور اس کو جماعت کی طرف سے منظور کر لیا گیا ہے۔ اس وقت تک کوئی مناظرانہ گفتگو تحریری یا تقریری بہائیوں کے ساتھ نہ کی جائے۔ بے قاعدہ اور بے اصولی گفتگو سے اول تو کوئی مفید نتیجہ نکلنے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ دوسرے اس طریق گفتگو سے جو فرداً فرداً کی جائے گی۔ بہائیوں کو اصل مناظرہ سے گریز کرنے اور لوگوں کی توجہ کو اس سے پھیرنے کا بہانہ مل جائے گا۔ اگر بہائی اپنے اس چیلنج مناظرہ پر قائم رہے جس کو ہم نے منظور کر لیا ہے۔ تو تمام اصولی باتوں کا فیصلہ ہو سکے گا:

اسی کے ساتھ احباب کرام کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ محفوظ الحق علمی اور مہر محمد خاں اور ماسٹر اللہ دتا کے متعلق جن غداری اور بددیانتی کی وجہ سے (محض مذہب کی تبدیلی کی وجہ سے نہیں) حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت کو مقاطعہ کا حکم دیا ہے اس کی وجہ سے ان ہر سہ اشخاص کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا مناظرہ وغیرہ نہ کیا جاوے۔ ہاں دوسرے بہائیوں کے ساتھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے اس وقت تک انتظار کرنا ضروری ہے جب تک اس چیلنج کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے۔ جو بہائیوں کی طرف سے ہمیں آیا ہوا ہے۔ اور جس کا جواب ہماری طرف سے بھیجا جا چکا ہے:

خاکسار:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۱ر نومبر ۱۹۲۴ء

# لنڈن مشن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات

## لنڈن کا نیا احمدی مشنری

نوشتہ شیخ یعقوب علی صاحب

۳ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو بعد نماز عشاء حضرت نے ریویو آف ریلیجنز لنڈن کے لئے ترتیب مضامین اور دیگر امور پر مجلس مشاورت منعقد فرمائی۔ اس میں یہ بھی قرار پایا تھا۔ کہ کل صبح کو ۸½ بجے مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے کو احباب جا کر پٹنی دعا کر کے چھوڑ آئیں۔ پھر رات کو اطلاع ہوئی۔ کہ حضور خود بھی ۸½ بجے دعا کرینگے۔ لیکن صبح کو آپ نے خدام کو فرمایا کہ میں خود بھی چلوں گا۔ اور آپ چھوڑنے جاؤں گا۔ چنانچہ ۹ بجے کے قریب حضرت خدام کے ہمراہ نئے مبلغ کو لے کر پٹنی روانہ ہوئے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے۔ کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح ان کو ان کے مرکز میں پہنچانے کے لئے جا رہے تھے۔ چنانچہ جب پٹنی میں پہنچے۔ تو حضرت سوتھ فیلڈ سٹیشن سے اترے۔ جس طرف نئی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اور اسی طرف سے مکان واقعہ پٹنی میں داخل ہوئے۔ اور یہ وہ دروازہ تھا۔ جو مسجد میں کھلے گا۔ اس مقام پر کھڑے ہو کر حضرت نے مسجد کی سکیم کا مختصر ذکر کیا اور باغ جو نہایت گنجان اور خراب حالت میں ہے۔ اسکی صفائی کی تجویز کی۔

غرض اس زمین کی صفائی وغیرہ کے متعلق کچھ ہدایات اور تجاویز کر کے آپ نے اصل مکان کی عمارت کے بعض حصص کو دیکھا۔ اور اس کی مرمت اور اصلاح کے لئے اس ضلع کے ٹھیکیدار کو ٹیلیفون کرایا۔ مگر چونکہ یہاں لنڈن میں ہفتہ کے دن دوپہر کو دفتر بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ دوشنبہ کو حاضر ہو گا۔ اس کے بعد آپ مکان کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں نمازیں ہوتی ہیں۔ وہاں بہت لمبی دعا آپ نے فرمائی۔ جو قدرتی طور پر اس ملک میں احمدیت کی کامیابی اور اشاعت اور اس ملک کے مبلغین کی استقامت اور ان کے کام میں برکات و ثمرات کے متعلق ہو گی۔ اور سلسلہ کے اکناف عالم میں پھیلنے کے لئے۔ اس لمبی دعا کے بعد

### لنڈن کے نئے مبلغ کو کلید عطا ہوئی

حضرت اقدس نے اپنے ہاتھ سے مولوی عبد الرحیم صاحب درد کو کلید عطا فرمائی۔ میں اس کلید کو فتح و ظفر کی کلید بطور تفاؤل سمجھتا ہوں۔ آج تک کسی مبلغ کے حصہ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ حضرت نے خود اسے اسکے ہیڈ کوارٹر پر جا کر پہنچایا ہو۔ اور اس کو اس کے مکان کی چابیاں آپ سپرد کی ہوں۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جو مولوی عبد الرحیم صاحب درد اور لنڈن مشن کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ چابی دینے کے بعد آپ نے حسب ذیل ہدایت مبلغ ثانی کو فرمائی۔

### مولوی غلام فرید صاحب ایم اے کو خطاب

میاں غلام فرید صاحب! آپنے مولوی صاحب کی اطاعت میں کام کرنا ہے۔ ساری ترقی اور برکات اپنے افسروں کی اطاعت میں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ طبائع میں اختلاف ہوتا ہے۔ اور یہ قدرتی امر ہے اعلیٰ سے اعلیٰ محبت کے تعلقات میں بھی رنج پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باوجود اس محبت کے جو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھی۔ ایک دفعہ آپ سے ناراض ہو گئیں لیکن وہ ایسی ناراضی نہ تھی کہ اس سے نافرمانی پیدا ہوتی۔ بلکہ ان کے اخلاص و اطاعت میں زیادتی ہی ہوتی رہی۔ اس لئے اگر اختلاف بھی ہو۔ تو بھی کبھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی نافرمانی کی جاوے۔ بلکہ محبت کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہیئے۔ جو وہ سپرد کریں۔ کیونکہ یہ کام خدا کا کام ہے۔ نہ کسی انسان کا۔

### اطاعت میں نشاط ہو

دوسری بات یہ ہے کہ اطاعت کامل نہیں ہوتی۔ جب تک اس میں نشاط نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے مومنین کے صفات میں یہ فرمایا ہے۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر وہ راضی ہوتے ہیں۔ اور اس فیصلہ پر ان کے قلب میں کوئی تنگی نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ وہ خوشی اور نشاط کے ساتھ اسے تسلیم کرتے ہیں۔ یہ اصول بتا دیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زندگی میں اپنے افسروں کی اطاعت کس طرح کرنی چاہیئے کہ اس اطاعت میں نشاط ہو۔

### تسلیم کامل

تسلیم کامل جب ہی ہوتی ہے۔ جبکہ اطاعت کے ساتھ نشاط اور شرح صدر ہو۔ اور یہ بات ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ غلطی کا امکان تو ہر شخص سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کون ہے۔ جس سے غلطی کا امکان نہ ہو۔ بشریت کے لحاظ سے یہ ہر شخص سے ممکن ہے۔ اور جہاں غلطی کا امکان ہو۔ وہاں انسان اگر اطاعت کرتا ہے۔ تو حقیقت میں ایمان کی وجہ سے ہی کرتا ہے۔ اور وہ ایمان اس میں نشاط پیدا کر دیتا ہے۔ اگر سینہ میں تنگی ہو تو اپنی کمزوری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احد کے جنگ میں تکلیف ہوئی۔ اور اس لڑائی میں منافقوں نے جو مشورہ دیا۔ دراصل وہ صحیح ثابت ہوا۔ مگر صحابہ کی جو رائے تھی۔ وہ اس کے خلاف تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر مجارٹی کے فیصلہ کو ترجیح دیدی آپ کے اس طرز عمل سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ غلطی کا امکان ہر شخص سے ہے۔ دوم افسر یا مجارٹی جس بات کا حکم دیں۔ اسکی تعمیل کی جاوے۔ اور نشاط سے کی جائے قرآن مجید اسی بات پر زور دیتا ہے۔ اور کامیابی کی روح اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

### اپنے کام کے نتیجہ پر غور کرو

ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھو۔ کہ انسان اپنے وطن اور عزیزوں سے دور آتا ہے۔ ہر قسم کی قربانی کرتا ہے۔ پھر اسکی محنت اور کام کا کوئی نتیجہ نکلنا چاہیئے۔ جو لوگ یہاں کام کرتے رہے ہیں۔ ان سے بعض کوتاہیاں ہوتی رہیں۔ اور اس وجہ سے یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مرکز میں پورا احساس نہ ہو لیکن اب انشاء اللہ یہ نہیں ہو گا۔ مرکز میں احساس قدرتاً اب بہت زیادہ ہو گا۔ اس لئے اگر اب یہ کام زیادہ نتیجہ خیز نہ ہو۔ تو یہ مبلغین کی غلطی ہو گی۔ اور وہ اسکے ذمہ دار اور جوابدہ ہونگے۔ اس لئے کہ یہ ممکن نہیں کہ صحیح طریق پر کوشش ہو۔ اور کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

### مولوی عبد الرحیم سے خطاب

مولوی عبد الرحیم صاحب کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جن کے ساتھ کام کرنا ہو۔ انکے جذبات کا خیال رکھیں۔ محبت کے ساتھ ان سے کام لیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ بیجا طور پر کسی بات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ میں اس لئے

کہتا ہوں۔ کہ یہ سلسلہ کا کام ہے۔ اگر اسمیں ذرا بھی غفلت سے کام لیا جاوے۔ تو بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اور میں یہ جانتا ہوں۔ کہ اگر کوئی بات آپ کے منشاء کے خلاف کرے۔ تو آپ اس کو کہہ نہیں سکتے۔ میں اس کو بزدلی کہتا ہوں۔ یہ بات نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ذاتی کام نہیں۔ کہ اس میں انسان اگر نظر انداز کردے۔ تو کچھ بات نہیں۔ مگر اس سے سلسلہ کے انتظام پر اثر پڑتا ہے۔ ذمہ داری یہ ہے کہ انسان کام لے۔ اخلاق کا کمال یہ نہیں کہ کام نہ ہوتا ہو۔ اور افسر خاموش رہے۔ ایسے موقع پر یہی اخلاق ہے۔ کہ اپنے ماتحت سے باز پرس کرے۔ مگر اس میں اخلاق اور محبت کے پہلو کو ترک نہ کرے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اس کا کوئی نقص ہے۔ اور وہ ماتحت کام نہ کرتا ہو۔ تو اسکی اطلاع فوراً مرکز کو کرنی چاہیئے اور بتانا چاہیئے کہ کیا نقص ہے؟

### پہلوں کی طرح غلطی نہ ہو

یہاں کے انچارج ہمیشہ ایک غلطی کرتے رہے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو ایک مستقل چیز سمجھتے رہے ہیں۔ سلسلہ کو کبھی ایسی اطلاع نہیں دی۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ کیا غلطی ہو رہی ہے۔ لکھا تو یہ لکھ دیا کہ فلاں سے غلطی ہوئی اللہ معاف کرے مگر یہ نہ بتایا کہ کیا غلطی ہوئی۔ گویا وہ خود ہی ایک مستقل چیز تھے۔ مرکز کے لئے ضروری نہیں کہ اس سے واقف ہو۔ یہ غلطی پہلوں نے کی ہے۔ آیندہ نہیں ہونی چاہیئے۔ مبلغ کا فرض ہے کہ ہر حالت کا اور ایک ایک بات کا نقشہ بھیجے۔ خواہ مخالف کے متعلق ہو یا موافق کے۔ اور ان کا فرض ہے کہ اپنی موافق اور مخالف ہر قسم کی کوششوں کا علم رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسقدر خیال رکھتے تھے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے بعض کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے۔ ھو اذن۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو کان ہی کان ہیں یہ امر ظاہر کرتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر محتاط اور باخبر تھے۔ اور آپ کا یہ نمونہ اسی لئے ہے۔ کہ مومن اسی طرح ہوشیار اور باخبر رہے۔

لوگوں کو یہ کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ یہ جھوٹ ہے غلط ہے وہ اس سے زیادہ چاہتے ہیں۔ سنی سنائی بات نہ ہو۔ واقعات سے اسکی تائید ہو۔ غرض کوئی بات ہو۔ مخالف ہو یا موافق وہ مرکز میں لکھنی چاہیئے۔ بغیر اس کے صحیح ہدایات نہیں مل سکتیں۔ اور کام کا نقصان ہوتا ہے۔ پس پہلے اگر یہ غلطی ہوئی ہے۔ تو آیندہ نہیں ہونی چاہیئے۔

### ٹی کے تینوں طبقوں سے تعلقات ہوں

مبلغ کے فرائض میں یہ بات بھی ہے کہ وہ سوشل ہو اور لوگوں سے اپنے تعلقات کو بڑھائے۔ اس معاملہ میں بھی اب تک مبلغین سے ایک غلطی ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے سوسائٹی کے اعلیٰ طبقہ کو چھوڑ دیا۔ اور انہوں نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی اور کوشش ہی نہیں کی۔ کہ ان سے ملے۔ اور اپنے تعلقات کو بڑھائے۔

کسی کام کی عمدگی کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کے کام کو کیا سمجھتے ہیں۔ اور جس قسم کی سوسائٹی میں وہ کام کرتا ہے۔ اسپر اثر پڑتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک مسلمان دشمن کے سامنے اکڑ کر چلتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلنا اچھا نہیں۔ مگر اس کا چلنا خدا کو پسند ہے۔ بعض اوقات دکھانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ غرض تعلقات کے بڑھانے میں سوسائٹی کے اعلیٰ طبقہ کو چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق ہو۔ تو انسان کے اثر کا دائرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور بارسوخ ہو کر کام زیادہ وسعت سے کر سکتا ہے۔ اور ان تعلقات کا بڑھانا بھی کام سمجھا جائیگا۔

یہاں جو لوگ پولیٹیکل یا سوشل حالت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کے سمجھے جاتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے مبلغین کو بلائیں یا ان کے ہاں آئیں۔ تو لوگ محسوس کرینگے۔ کہ سوسائٹی پر ان کا رعب اور ادب ہے۔ خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو۔ یا روحانیت کے لحاظ سے۔ اور پھر یہ لوگ خواہ مسلمان نہوں لیکن ان کے ذریعہ سے مدد ملتی ہے۔ ہندوستان میں دیکھا ہے کہ جن بڑے شہروں میں با اثر ہندوؤں یا غیر احمدی مسلمانوں کے ہمارے لوگوں سے سوشل تعلقات ہیں۔ وہاں ہماری جماعت کو لیکچروں کے متعلق آسانی ہوتی ہے۔ اور لیکچر ہو جاتے ہیں۔

میری مراد اعلیٰ طبقہ سے چوٹی کا طبقہ ہے۔ اس سے تعلقات پیدا کرو۔ ایک سوسائٹی کے آدمی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کوئی ملکی یا علمی کام نہیں کیا ہوتا۔ مگر وہ ہر سوسائٹی میں دخل رکھتے ہیں۔ بعض اوقات پولیٹیکل آدمیوں سے بھی زیادہ ان کا رسوخ ہوتا ہے۔ لوگوں کو ان کے اثر سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اور وہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس لئے ان کے اثر کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ پس ایسے لوگوں سے تعلقات بڑھانا اپنے کام کو وسیع کرنا ہے۔

دوسرے درجہ پر پولیٹکس والے ہیں۔ سوسائٹی میں گو ان کا درجہ اول نہیں۔ مگر ان کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔

تیسرے اخباری یا علمی مذاق کے لوگ ہیں۔ جو مصنف ہوتے ہیں۔ ان میں بھی چوٹی کے آدمی چن لئے جاویں۔

خبریں پہنچانے والی ایجنسیوں کے سوا سائیکلوجی اور دوسرے علم کے ماہرین سے تعلقات بڑھائے جائیں چونکہ یہ علمی مذاق کے لوگ ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ ان کے ذریعہ انسان ایسی جگہ پہنچ جاتا ہے۔ جہاں اس کے کام کو تقویت ہوتی ہے

سب سے قابل آدمی وہ ہے۔ جو خوش مذاق ہو۔ رونی شکل والا سوسائٹی میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ علمی سوسائٹیوں میں ہیومر (زندہ دلی) کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ ایسی مجلسوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اپنی بات کہتا ہی جاوے۔ اور دوسروں کی بھی بغیر کبیدگی اور کشیدگی کے سن لے۔ اس طرز پر بات ہو کہ چڑے نہیں۔ اور ناراض نہ ہو۔ اختلاف ہو۔ تب بھی سنے۔

### اپنے کیریکٹر کو مضبوط رکھو

مبلغ جب مختلف سوسائٹیوں میں تعلقات کو بڑھاتا ہے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملاقاتوں میں ایسا رہے کہ لوگ اعتراض نہ کر سکیں۔ اور وہ اپنے کیریکٹر کو مضبوط رکھے۔ اس کا آخر اثر ہوتا ہے۔ پھر جن باتوں پر یورپ اعتراض کرتا ہے بار بار ان کو پیش کیا جاوے۔ مثلاً کثرت ازدواج کا مسئلہ ہے ایسے بہت سے لوگ ملینگے۔ جو اسکے مؤید ہیں۔ بعض اخبارات میں فرضی نام سے مضمون لکھ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اسی اخبار کی معرفت خط و کتابت ہو سکتی ہے۔ اور پھر تعلقات بڑھا کر ان کے پیچھے پڑو۔ جو اس کے مؤید ہوں۔ ان سے اس قسم کی سوسائٹیاں بناؤ۔ ایسی سوسائٹیاں خود غلط فہمیوں کو دور کر دینگی۔ اور ان اصولوں کو توڑ دینگی۔ جو ہماری راہ میں روک ہو سکتے ہیں۔

### تعدد ازدواج

مذہبی نقطہ خیال کو مدنظر رکھ کر عیسائیوں کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگلے نبیوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ اور بعض قومی ضروریات اسکی مقتضی ہوتی ہیں۔ جب کچھ لوگ پیدا ہو جائینگے۔ تو وہ آپ دوسروں سے بحث کرینگے۔

عیسائی مذہب میں جو یہ فرقے یونیٹیرین وغیرہ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ اسی طرح ہوئے ہیں۔ اگر اس طریق پر عمل ہو۔ تو کچھ عرصہ کے بعد ہمارا سوشل رسوخ بڑھ جائیگا۔ اور لوگ باتیں سننے لگیں گے۔

### مسئلہ طلاق

اسی طرح طلاق کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کے ماہر جو قانون دان ہیں۔ یا قانون ساز کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ ان سے ملو۔ اور ان کو اسلام کی مکمل تعلیم مسئلہ طلاق کے متعلق بتاؤ۔ جب وہ اس مسئلہ کے سارے پہلوؤں کو دیکھیں گے۔ تو اسلام کی تعلیم کو مکمل اور ہر طرح قابل عمل اور ضروری یقین کرنے لگیں گے۔ اس طرح پر جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ دور ہو جائینگی۔ اور جب ایک علمی اور قانون دان طبقہ کی طرف سے اسکی تائید اور تصریح ہو گی تو آسانی ہو جائیگی ۔

غرض اپنے کام کے متعلق پہلے سے غور کرو۔ کہ کس طرح پر وہ زیادہ مفید اور با اثر ہو سکتا ہے۔ کام کرنے والے کی نگاہ ایک طرف نہ ہو۔ بلکہ اسے چاہیئے۔ کہ چاروں طرف نگاہ رکھے۔ جرنیل کا یہی کام ہے۔

### یہاں آنیوالوں کے متعلق کیا طریق عمل ہو

جو لوگ یہاں تحقیق۔ تعلیم یا تبادلہ خیالات کے لئے آئیں۔ ان کے متعلق اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا جاوے۔ کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے ان کو یہ احساس ہو۔ کہ ہماری ہتک کی گئی ہے۔ بلکہ ان سے اخلاق اور تکریم سے پیش آؤ۔ کہ یہ ہمارا فرض ہے۔ اگر کوئی بات ان کی ناپسند بھی ہو۔ تو اپنے اخلاق سے اسے درست کرو۔ ظاہری صفائی کا خاص طور پر خیال رکھا جاوے اسلام اس کی ہدایت کرتا ہے۔ اور یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ اس کا دوسروں پر اثر پڑتا ہے۔ ہمارے ملک میں تو جس قدر کوئی غلیظ ہو۔ لوگ اسے صوفی کہدیں۔ مگر یہاں یہ بات نہیں۔ پنجاب میں ایک شخص کو تبلیغ کی جاتی تھی۔ اور اسے کچھ توجہ بھی تھی۔ مگر پرنس آف ویلز کے جانے پر جب کہ میں بھی لاہور گیا۔ تو اس نے مجھے دیکھا۔ اس کے بعد جب اس کو تبلیغ کی گئی۔ تو اس نے کہا۔ میں کیسے مان لوں۔ کیونکہ اس نے تو بانات کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ (کوٹ تو سرج کا تھا) اور اس نے یہی سمجھ لیا کہ ایسا کوٹ پہننے سے خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ حضرت صاحب پر اعتراض کرتے تھے۔ کہ یہ پلاؤ کھاتے ہیں۔ قادیان میں ایک ہندو ڈپٹی تھا۔ اس نے حضرت خلیفہ اول کو کہا۔ کہ اگر آپ ناراض نہ ہوں۔ تو ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا پوچھئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ سنا ہے۔ مرزا صاحب بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ ہمارے ہاں حلال ہے۔

میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی حالت اور ہے۔ وہاں لوگ خدا پرستی اور کمال کا اندازہ ایسی چیزوں سے کرتے ہیں۔ جن کا ان باتوں سے تعلق نہیں۔ اور وہاں صفائی کا ہونا معیوب نہیں سمجھتے۔ مگر یہاں یہ حالت نہیں۔ اس لئے مکان کی اور باغ کی اور اپنی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ صرف اسی لئے ضروری نہیں کہ یہاں ان باتوں کا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ اسلام نے خود اس کو ضروری قرار دیا ہے۔ پس ان ظاہری امور کا خیال رکھو۔

### باہمی اختلاف کی صورت میں طریق عمل کیا ہو

اگر کسی امر میں افسر ماتحت میں اختلاف ہو۔ تو ماتحت کا فرض ہے۔ کہ وہ افسر کے احکام کی اطاعت اور تعمیل کرے۔ البتہ اسے یہ حق ہے کہ وہ اپنے اختلاف کے متعلق بطور اپیل پیش کرے۔ شکایت کے طور پر نہ ہو۔ جو بلا وجہ پیش کرتا ہے۔ وہ غیبت کرتا ہے۔ اس سے بچو۔ اسی طرح بعض اوقات افسر دیکھتا ہے کہ ماتحت باقاعدہ کام نہیں کرتا۔ یا اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ لکھتا ہے۔ کہ میں شکایت نہیں کرتا۔ مگر وہ ایسا کرتا ہے۔ یہ بزدلی کی بات ہے۔ صاف طور پر لکھنا چاہیئے۔ ایسا ہی ماتحت جب لکھے۔ تو وہ مثال اور واقعات کی بنا پر لکھے۔ یونہی کسی بات کا بلا وجہ معقول پیش کر دینا قابل غور نہیں ہوگا۔

افسر کو چاہیئے۔ کہ جرأت سے کام لے۔ جب تک جرأت سے کام نہ ہو۔ وہ نہیں ہو سکتا۔ بزدلی سے یہی نہیں کہ کام نہیں ہوتا۔ بلکہ خراب ہوتا ہے۔ اور فساد بڑھتا ہے۔ باقی کام کی تفاصیل اور ہدایات بتا دی جائیں گی۔

### طالب علموں کے متعلق فرض

مبلغ کا فرض ہوگا۔ کہ ہمارے جو طالب علم آتے ہیں۔ ان کو شریعت کی پابندی کرائے۔ دل نہ چرائے۔ چھوٹی سی چھوٹی بات کا بھی خیال رکھا جاوے۔ بعض وقت انسان پر ایسے آتے ہیں۔ کہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔ اور اس پر اثر ہوتا ہے۔ دیر لول پر بھی ایسے وقت آجاتے ہیں۔ اس لئے کبھی یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ یہ معمولی بات ہے۔ یا کیا فائدہ ہوگا۔ ان کی محبت اور اخلاق سے مذہبی پابندی کا خیال رکھا جاوے۔

اس کے بعد لنڈن کے مبلغ کی موزونیت پر من وجہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور حضرت اس کے متعلق ضروری فیصلہ فرماتے رہے۔ اور مبلغین کو یہاں کے لوگوں سے کام لینے کے طریق پر مختصر ہدایات دیتے رہے۔ پھر نیچر کی تعریف کا سوال جو کانفرنس میں بھی اٹھا تھا۔ پیش ہوا۔

### نیچر کیا ہے

حضرت نے فرمایا۔ نیچر وہ قانون ہے۔ جس کے ذریعہ ہر چیز اپنی بناوٹ اور ساخت کے مطابق کام کرتی ہے۔ فرمایا۔ نیچر گورننگ چیز نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ سائنس دان خدا کی بھی کوئی نیچر بتاتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ لا (قانون) اصل چیز کی بناوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ ہر چیز کے دوسری چیزوں سے مل کر جو افعال سرزد ہوتے ہیں۔ وہ اس کی نیچر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو لا الہ الا اللہ کے معنے یہ سمجھائے گئے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی حیثیت مستقل نہیں۔ اور یہ درست ہے۔ کہ دنیا کی ہر چیز دوسری چیز کو کوئی نہ کوئی نسبتی تعلق رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اسی اصول کو بتایا ہے۔ ومن کل شیئی خلقنا زوجین اس میں اسی نسبتی تعلق کی طرف اشارہ ہے۔ غرض نیچر بذات خود کوئی گورننگ چیز نہیں ہے۔ جنہوں نے ایسا سمجھا ہے۔ غلطی کھائی ہے۔

### بیعت

اس کے بعد افریقہ کے مسٹر اشوڈی نے بیعت کی اس نے پہلے سے تحریری بیعت کی ہوئی تھی۔ مگر آج اسے یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بھی بیعت کی۔

---

## مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانی

## کیا رسالہ اربعین ۱۸۹۹ء میں شائع ہوا

اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۷ر اگست کے صفحہ ۴ پر چند سوالات کے جوابات شائع ہوئے۔ مجیب مولانا محمد علی صاحب ہیں۔ آپ پہلے سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"یہ تحریر جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اربعین ایک رسالہ میں ہے۔ جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوا۔ اور اس کے بعد آپ نے کتاب تریاق القلوب لکھی"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہوتا تو اس فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ مولانا ذرہ تکلیف گوارا کر کے اربعین ۲ کے اختتام پر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۰ء اور ضمیمہ اربعین ۲ کے آخر پر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء دیکھ کر معلوم کر لیا ہوتا۔ کہ رسالہ اربعین ۲ جس میں متنازعہ فیہ تحریر مکمل لکھی ہے۔ کس وقت شائع ہوا۔ یا ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ کے آخر میں ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء ہی دیکھ لیا ہوتا۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ "رسالہ اربعین ۲ کی اشاعت کے بعد آپ نے کتاب تریاق القلوب لکھی" ہمارے اس خیال کا اور بھی مؤید ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ مولوی صاحب اربعین ۲ ایڈیشن دوم کے ص ۳۵ کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔ اور ان فقرات کو بغور پڑھیں:

"خدا نے میری تائید میں سو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ چنانچہ چار لڑکے چار پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے۔ جن کا مفصل ذکر کتاب تریاق القلوب میں ہے ... غرض کہ یہ سو پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہو چکی۔ اور ہزارہا انسان ان کے گواہ ہیں۔ اور یہ تمام پیشگوئیاں رسالہ تریاق القلوب میں مندرج ہیں"

کیوں مولانا۔ اب بتایئے۔ کہ تریاق القلوب رسالہ اربعین کی اشاعت کے بعد کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ یا پہلے کی۔ جب کہ اربعین ۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تریاق القلوب کا حوالہ دیتے ہیں۔ تو اربعین ۲ کے شائع ہونے کے بعد اس کا لکھا جانا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ کیا مولوی صاحب اخبار پیغام میں اس غلطی کی تصحیح کر دینگے؟

خادم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا لندن میں ساتواں اور آٹھواں ہفتہ

## یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء سے ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۴ء تک

( نوشتہ مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی )

حضرت اقدس کی صحت اسی رنگ میں جارہی ہے۔ ڈاکٹر کی رائے ہے۔ کہ کامل آرام ہو۔ اور وہی چیز یہاں میسر نہیں ہے۔ ۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو آپ ڈاکٹری مشورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ہوس آف لارڈز میں آپ ہوس کی سیٹنگ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ساڑھے بارہ بجے ہوس آف کامنز کو دیکھنے تشریف لے گئے۔ اس کے لئے سر فریڈرک ہال ممبر پارلیمنٹ الیٹ ڈریچ نے آپ کو مدعو کیا تھا۔ اور اس نے تمام ہوس کو پھر کر دکھایا۔ الیٹ ڈریچ وہ حصہ ہے۔ جہاں حضرت نے کنسرویٹو پارٹی کی دعوت پر ایک سیاسی لیکچر دیا تھا۔ اسی لیکچر کے بعد سر فریڈرک ہال نے حضرت کو خط لکھا۔ اور شکر گذاری کا اظہار کیا دارالعوام کی عمارت یا اس کے اندرونی انتظامات بجائے خود حیرت افزا ہیں۔ سر فریڈرک نے ہمیں اجلاس کا کمرہ اور مختلف کمیٹیوں کے کمرے اور ممبروں کے بیٹھ کر کام کرنے کے سب کمرے دکھائے۔ ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو چونکہ دارالعوام میں بڑی معرکتہ الآرا بحث ہونے والی تھی۔ اس لئے بہت کثرت سے لوگ نیچے جمع تھے۔ ہم اجلاس سے پہلے گئے تھے۔ اجلاس ۲ بجکر چالیس منٹ پر شروع ہونے والا تھا۔ وزارت کی شکست کا خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہم ابھی ان عمارتوں اور کمروں کو دیکھ رہے تھے۔ کہ ویلز کے ایک سکول کے لڑکے اور لڑکیاں اساتذہ کی زیر نگرانی دارالعوام کو دیکھنے کے لئے آئے۔ یہ قومی تربیت کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ جس قوم کے بچوں میں ابتدا سے یہ روح پیدا کی جائے۔ وہ کیا کچھ نہ بنیں

آج ۹ اکتوبر کو بھی حضرت دارالعوام میں بحث سننے کیلئے جارہے ہیں۔ یکم اور ۹ کو ہندوستانی ڈاک لکھنے میں مصروف رہے

۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کی شام کو آپ نے لنڈن مشن کے متعلق کچھ مجلس مشاورت کی۔ اور سر دست موجودہ فیصلہ یہ ہے کہ چودہری فتح محمد صاحب سیال بھی کچھ عرصہ تک یہاں رہیں۔ ملک غلام فرید صاحب اپنی بیوی بچوں کو چھوڑنے کے لئے ہندوستان جارہے ہیں۔ اور انہوں نے جہاز کا انتظام کر لیا ہے۔ لنڈن مسجد کی تعمیر کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ حضرت اپنی روانگی سے پہلے اسکی بنیاد رکھیں گے۔ انجنیر سے گفتگو ہو چکی ہے ؛

مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے ۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مسلم میں عورت کے مضمون پر ایک سوسائٹی میں لیکچر دیا۔ بارش کی وجہ سے حاضری بہت کم تھی۔ سوسائٹی مذکور نے خود ان کو بلایا

وہ دن خدا کے فضل و کرم سے آپہونچا جس کے لئے حضرت نے فرمایا تھا:۔

آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیل مرام
باندھینگے رخت سفر کو ہم برائے قادیان

رخت سفر باندھا جارہا ہے۔ اور قادیان کے لئے دلوں میں ایک جوش اور تڑپ ہے۔ اللہ تعالےٰ بعافیت پہونچائے ؛

۱۰ اکتوبر لغایت ۱۶ اکتوبر کا ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دوگونہ مصروفیت کا ہفتہ تھا۔ ایک تو ہندوستان کو واپسی کے لئے سامان سفر کا باندھنا اور دوسرے لنڈن کے نومسلموں کو پیغام احمدؐ کی تبلیغ۔ اور گلے کے ماہر خصوصی ڈاکٹر سے طبّی مشورہ۔ صحت کی رفتار اسی رنگ پر ہے۔ اور حقیقت میں اب متواتر آرام کی ضرورت ہے ؛

۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو آپ ہندوستان کیلئے خطوط لکھنے میں مصروف رہے ؛

۱۰ اکتوبر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک گلے کے ماہر خصوصی ڈاکٹر سے حلق کے معائنہ کا وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ صبح کو ڈاکٹر صاحب کو لے کر وہاں تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے عام حالات ذکر کر دیئے اور پھر حضرت صاحب اس سے ملے ؛

ڈاکٹر :۔ کیا آپ انگریزی جانتے ہیں ؛

حضرت :۔ ہاں کچھ جانتا ہوں ؛

ڈاکٹر :۔ آپ کا ڈاکٹر اچھی انگریزی جانتا ہے ؛

حضرت :۔ میں بھی ایسی بول سکتا ہوں ؛

ڈاکٹر نے آپ کے گلے کو دیکھا۔ اور اس نے کہا۔ کہ کوئی نقص نہیں ہے۔ اور حضرت سے بھی دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں چھ چھ گھنٹہ تک متواتر بول سکتا ہوں۔ مگر اسکے بعد تکلیف ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نے اس کے بعد آپ کے مسوڑوں کا معائنہ کیا۔ اور ان میں نقص پایا۔ کیونکہ دبانے سے خون نکل آیا اور آپ کے بازوؤں کو ٹٹول کر دیکھا۔ ان میں ڈھیلاپن دیکھا۔ اور کہا۔ کہ صرف یہی نقص ہے۔ اسلئے غذا خوب کھائیں۔ دودھ اور مکھن کا استعمال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ اس نے مکھن پر زور دیا۔ اور پھر اپنے مسوڑوں کو مل کر دکھایا۔ کہ دیکھو ان میں سے خون نہیں نکلتا۔ اور ایک دوائی عام استعمال کے لئے بتائی ؛

اس ڈاکٹر کی عجیب خصوصیت یہ نظر آئی۔ کہ وہ ہر چیز عمل سے بتاتا اور سمجھاتا تھا۔ اپنے مسوڑوں کو دبا کر دکھایا۔ دوائی پہلے کھا کر بتائی۔ غرض کوئی نقص آپ کے حلق میں نہیں ہے۔ صرف دوسرے عوارض کی وجہ سے تکلیف ہو جاتی ہے۔

جمعہ کی نماز آپ نے پٹنی میں پڑھائی۔ اس لئے کہ انجنیر ول سے مسجد کے متعلق ضروری مشورہ کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے مشورہ فرمایا۔ اور مسجد کی بنیاد رکھنے کی تجویز کی گئی ؛

جمعہ کے بعد آپ کچھ دیر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر بذریعہ تار معلوم ہوا۔ کہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء جمعرات کو آپ کے حرم اوّل میں بیٹا پیدا ہوا ہے (الحمد للہ علیٰ ذالک) خدام کو اس مسرت انگیز خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ اور آپس میں مبارکباد کا تبادلہ ہوتا رہا۔ رات کو بعد نماز چودہری علی محمد صاحب نے احباب کو مٹھائی کی دعوت دی جزاہ اللہ احسن الجزاء ؛

۱۱ اکتوبر کو آپ بعض ضروری اشیاء کی خرید کیلئے تشریف لے گئے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء نومسلموں کو مدعو کیا تھا اور قریباً پانچ گھنٹہ تک اسی سلسلہ تبلیغ وہدایت میں مصروف رہے۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو سامان سفر کی طیاری میں مصروف رہے۔ کیونکہ ۱۴ اکتوبر کی صبح کو سامان ٹامس کک کے حوالہ کیا جانے والا تھا۔ اور اسی روز شام کو ملک غلام فرید۔ ایم۔ اے مبلغ انگلستان اپنی بیوی بچوں کو لے کر ہندوستان ان کو چھوڑنے جارہے تھے۔ حضرت خود ان کو معہ اپنی جماعت کے ٹیکر سٹیشن وکٹوریا تک گئے۔ اور وہاں لمبی دعا کر کے ان کو روانہ ہندوستان کیا۔ اسی تاریخ کو شام کے ۸ بجے نیّر صاحب کا لیکچر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیم پر برکسٹن کی تھیاسوفیکل لاج میں ہوا ؛

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو حضور معہ حافظ روشن علی صاحب اور فاضل مصری کے اورنٹیل سکول آف سٹڈی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس مدرسہ میں مشرقی زبانوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ سر۔ ڈی۔ راس نے معائنہ کرایا۔ اور لائبریری بھی دکھائی ؛

آج ۱۶ اکتوبر ہندوستانی ڈاک کا دن ہے۔ حضرت اس میں مصروف ہیں۔ آج پھر ڈاکٹر سے طبّی مشورہ کے لئے ملنا ہے۔ اور ۷ بجے شام کے درمیان مسز پرل ایک نومسلمہ کے ہاں حضرت معہ خدام چاء پر مدعو ہیں۔ وہاں تشریف لیجائینگے اس مصروفیت کے علاوہ حضرت نے بعض خدام کو یہاں کے

بعض اکابر سے ملاقاتوں کیلئے بھی مقرر فرمایا ہے۔ خاکسار اور چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے کو مختلف سفارتوں سے ملنے کے لئے ہدایت کی ہے۔ چنانچہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ہم نے سفیر چین (متعینہ لندن) اور ۱۴ اکتوبر کو سفیر استھونین گورنمنٹ اور ۱۵ اکتوبر کو سفیر جاپان سے ملاقات کی۔

عام پولیٹیکل ویوز میں ہم نے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دنیا میں عالمگیر صلح کی روح پیدا کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے کہ خدا نے اس کے بانی حضرت احمد نبی (علیہ السلام) کو صلح کا شہزادہ کہا۔ آپ کی تعلیم اور اصول پر عمل کرنے سے دنیا میں عام امن اور صلح پھیلے گی۔ بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کو ہر قسم کے فسادات اور بغاوتوں سے الگ رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور یہ امر آپ کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔ بانی سلسلہ نے یہ تعلیم دی ہے۔ جو قرآن مجید کی ہدایتوں کی بناء پر دی ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت تم رہو۔ ہمیشہ اس کے قانون کا احترام کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری اور وفاداری اپنے عمل سے دکھاؤ۔ گورنمنٹ کی اگر کوئی غلطی ہو۔ تو اس سے بھی اس کو ادب اور معقولیت کے ساتھ آگاہ کر دو۔ چنانچہ ہماری جماعت کا یہی رویہ ہے۔ اور اسی پر حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے جانشین اپنی جماعت کو چلا رہے ہیں۔ ہم نے گورنمنٹ کو صحیح مشورہ دینے میں جرأت اور دلیری سے کام لیا ہے۔ اور گورنمنٹ کے اعلیٰ ارکان نے ان مفید مشوروں کا احترام کیا ہے۔

پھر یہ بھی ان سفراء سے ظاہر کیا گیا۔ کہ ہمارا امام اسکو سخت ناپسند کرتا ہے۔ کہ امن عامہ کو قائم رکھنے کیلئے گورنمنٹ کی جو خدمت کی جاوے۔ اس کے معاوضہ کی کسی صورت میں بھی خواہش کی جاوے۔ کسی خطاب کی صورت میں۔ یا جاگیر کی صورت میں۔ کیونکہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں کر رہے ہیں۔ کوئی خرید و فروخت نہیں۔

پس احمدی سلسلہ جہاں اپنے متبعین کو ایک جائز قانونی قائم کردہ گورنمنٹ کی وفاداری اور اس کے قوانین کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ وہاں اس کی تعمیل کے لئے وہ اخلاص پیدا کرتا ہے۔ ذاتی مفاد اور اغراض سے اس فعل کو بلند تر لیجاتا ہے۔ اس لئے ایسی جماعت جہاں کہیں پائی جائیگی۔ وہاں کی حکومتوں کے لئے ایک رحمت ہے۔ اب تک جن سفراء سے ہم کو ملنے کا موقع ملا ہے۔ اور ان سے جو تبادلہ خیالات ہوا ہے۔ انہوں نے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اور ہمارے مشن جب ان کے ممالک میں قائم ہوں گے۔ تو وہ اخلاقی مدد کے لئے آمادگی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض نے تو یہ بھی کہا۔ کہ آپ وہاں جا کر لیکچر دیں۔ یہ خیالات اور مقاصد نہایت اعلیٰ ہیں۔ اور اپنے ہاں کے بعض مدبروں اور علماء ظاہر کے پتہ بھی دے

ہیں۔ جو اس کام میں مدد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح پر چاہے گا۔ سامان پیدا کر دے گا۔

۱۳ اکتوبر کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہوائی جہاز کے ذریعہ ہالینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور وہاں وہ ایک نومسلمہ خاتون کے ذریعہ کچھ دنوں کے لئے ٹھیرے ہیں۔ یہ نومسلمہ بہن بہت بڑی سرگرم اور مخلصہ احمدی ہیں۔ جو خوب تبلیغ کر رہی ہیں۔

چوہدری صاحب نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ۵ منٹ میں رو دبار انگلستان کو عبور کر لیا۔ اور نہایت آرام کے ساتھ وہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ فضاء سے زمین کا نظارہ عجیب و غریب ہوتا ہے۔

## قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں سکنی اراضی خریدنے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت فرما دیں۔ محلہ دارالرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے۔ لہٰذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے۔ فقط۔ والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

## باجلاس صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر گورداسپور
## نقل ۲۸۰ اپیل دیوانی سال ۱۹۲۶ء

مساۃ حشمتے دختر حیناں قوم چنگڑ ساکن کوٹ بھٹہ تحصیل شکر گڑھ حال وارد ٹلور تحصیل پٹھانکوٹ مدعیہ اپیلانٹ

بنام

برکت ولد کھیڑا قوم چنگڑ ساکن موضع ساہووال تحصیل ظفروال حال وارد دہیرو کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ رسپانڈنٹ

اپیل زیر دفعہ ۹۶ ضابطہ دیوانی میں بنارضامندگی فیصلہ و ڈگری سید محمد الحق صاحب سب جج بہادر گورداسپور بحکم مورخہ ۲۳/۸ جسکی رو سے دعوی مدعیہ اپیلانٹ خارج کیا گیا۔ برائے منسوخی حکم آں اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام برکت ولد کھیڑا قوم چنگڑ ساکن موضع ساہووال تحصیل ظفروال حال وارد دہیرو کے تحصیل وزیر آباد ضلع گجرانوالہ رسپانڈنٹ۔

---

اپیل مندرجہ عنوان میں عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم تعمیل نوٹس سے گریز کرتے ہو۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اپیل مندرجہ عنوان ۱۲/۲۴ ۸ کو سماعت کی جاوے گی۔ اگر اس روز تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا۔ تو اپیل کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں تمہارے خلاف یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۱/۲۶ ا بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

---



## مختصر ضروری خبریں

**معاصر مشرق کا افسوسناک نقصان** ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا۔ کہ معزز معاصر مشرق گورکھپور کے مطبع اور سٹور میں آتشزدگی کے باعث قریباً دس ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے یہ حاسدوں کی شرارت ہے۔ اس موقع پر حکیم برہم صاحب ایڈیٹر مشرق نے جو ہمت اور حوصلہ دکھایا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ انہوں نے نہ صرف اخبار کو ہی باقاعدہ جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ بلکہ چندہ کے ذریعہ امداد کو بھی پسند نہیں کیا۔ البتہ اخبار کے بقایا داروں کو واجب الادا رقوم کی ادائیگی اور خریداروں کو اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

**مسٹر ظفر علی جیل سے رہا ہو گئے** مسٹر ظفر علی ایڈیٹر زمیندار ۵ سال کی قید کاٹ کر ۵ نومبر کو منٹگمری جیل سے رہا ہو گئے۔ اور ۶ کو لاہور پہنچ گئے۔

**خوست کے باشندوں کے مصائب** زمیندار ۶ نومبر لکھتا ہے۔ حکومت افغانستان کی رعایا خوست سے ترک وطن کر کے ہزاروں کی تعداد میں بمعہ بچوں اور عورتوں کے انگریزی علاقے کی طرف جا رہی ہے۔

**آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس** علی گڑھ ۳ نومبر۔ مسلمان بمبئی کی درخواست کے بموجب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کرسمس کی تعطیلات میں بمبئی میں منعقد ہو گی۔

**مسٹر گاندھی کلکتہ روانہ ہو گئے** مسٹر گاندھی دہلی سے کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں ÷

**خونی غدار ضبط** حکومت پنجاب نے امرتسر میں چھپی ہوئی ٹھاکر سنگھ کی کتاب خونی غدار کو ضبط کر لیا ہے۔

**سرحدی ہندو مسلمانوں کے تعلقات** اخبار سٹیٹسمین مسٹر گاندھی اور وائسرائے میں کوہاٹ کے متعلق نامہ و پیام کا ذکر کرتا ہوا رقمطراز ہے۔ ہم اس پر یقین نہیں کر سکتے۔ کہ مسٹر گاندھی یا کوئی اور شخص پٹھانوں اور بنیوں میں "دلی اتحاد" پیدا کرا سکتا ہے۔ ہم کسی کی توہین نہیں کرنا چاہتے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جس طرح بلی کے بچوں اور کتے کے پلوں میں دلی اتحاد ہونا ناممکن ہے۔ اسی طرح ان دونوں اقوام کو بھی مربوط نہیں کیا جا سکتا۔

**برار نظام دکن کو نہیں مل سکتا** ہمعصر ریاست دہلی لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان بھر کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مسئلہ برار کے متعلق سر علی امام کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ ولایت کی گورنمنٹ متاثر نہ ہوئی۔ دس بارہ لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کرنے اور انتہائی جد و جہد کے باوجود کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اسی سلسلہ میں اخبار ٹریبیون کہتا ہے۔ ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی خاص وجوہات موجود ہیں۔ کہ گورنر جنرل کی انتظامیہ کونسل میں علاقہ برار کو نظام حیدر آباد کے حوالے کئے جانے کا سوال مع پولیٹیکل سیکرٹری کی رپورٹ کے ساتھ پیش ہوا۔ اور گورنر جنرل باجلاس کونسل نے نظام کے دعاوی کے خلاف فیصلہ دیا۔

**مکسیکو جانیوالوں پر پابندی** حکومت پنجاب کی طرف سے عام اطلاع کے لئے اور مکسیکو کا عزم رکھنے والے تارکانِ وطن کی ہدایت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب حکومت مکسیکو نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو مکسیکو میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ سوائے اس حالت کے کہ ہر فرد کے پاس ایک خاص پروانہ اجازت ہو۔

**یوم صلح کے متعلق اعلان** شملہ ۳ نومبر۔ ملک معظم نے اس خواہش کا اعلان کیا ہے۔ کہ گیارہ نومبر کو گیارہ بجے یوم صلح منایا جائے۔ اس وقت تمام معمولی کام قطعی بند ہو جانے چاہئیں۔ گورنمنٹ ہند امید کرتی ہے۔ کہ رعایا ملک معظم کی خواہش کو پورا کرے گی۔

**سلطان مسقط کی بحالی** اخبار ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار سیاسی رقمطراز ہے۔ کہ ابن سعود کی فتح مکہ کا ایک خلاف امید نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سلطان مسقط کو اپنی سلطنت اور حکومت واپس ملگئی۔ شریف حسین کی زیادتیوں کی وجہ سے وہ مسقط چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اب شریف حسین کے عزل کے ساتھ ہی سلطان مسقط کو اپنے ملک کو آنیکی اجازت دیدی گئی۔ جلا وطنی کے زمانہ میں سلطان مسقط ڈیرہ دون میں ایک خاموش زندگی بسر کرتے رہے۔ اور جنکو سلطان مذکور سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ان کے اخلاق و آداب کی بے حد تعریف کرتے ہیں ÷

(باہتمام محمد عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)